احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 6 نومبر 2003ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 نومبر 2003ء 10 رمضان 1424 ہجری 6 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 254

پائیدار صدقہ

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
آدمی کا اپنے بیٹے کی تربیت کرنا صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ایک روز حضرت مسیح موعود سیر کے لئے تشریف لے چلے ابھی تھوڑا دن چڑھا تھا سردی کا موسم تھا پندرہ سولہ احباب ساتھ تھے پھر پیچھے سے اور بہت سے آملے حضرت خلیفہ ثانی اور حضرت بشیر احمد صاحب بھی آگئے اور ایک دو لڑکے اور بھی ان کے ساتھ تھے چھوٹی عمر تھی ننگے پاؤں اور ننگے سر میاں بشیر احمد صاحب تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے تبسم فرما کر فرمایا کہ میاں بشیر احمد جوتا ٹوپی کہاں ہے کہاں پھینک آئے میاں بشیر احمد صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اور ہنس کر بچوں سے کھیلتے کھیلتے آگے بڑھ گئے اور کچھ فاصلہ پر دوڑ گئے آپ نے فرمایا بچوں کی بھی عجیب حالت ہوتی ہے جب جوتا نہ ہو تو روتے ہیں کہ جوتا لا کے دو اور جب جوتا منگا دیا جاتا ہے تو پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے اور نہیں پہنتے یوں ہی سوکھ سوکھ کر خراب ہو جاتا ہے یا گم ہو جاتا ہے کچھ بچوں کی جبلت ہی ایسی ہوتی ہے کہ کچھ کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی عجیب بے فکری کی عمر ہوتی ہے اور اکثر اپنے آپ کو پابرہنہ رکھنا ہی پسند کرتے ہیں ابھی دو چار دن کا ذکر ہے کہ جوتا کا تقاضا تھا جب منگا کر دیا تو اس کی پروا نہیں میں نے عرض کیا کہ کسی نے کہا ہے کہ در طفلی پستی ور در جوانی مستی و در پیری سستی پس خدارا کے پرستی یہ سن کر ہنسے تو پھر میں نے عرض کیا کہ حافظ حامد علی کو بھیج دیا جائے وہ جوتا ٹوپی لے آئیں گے فرمایا جانے دو خدا جانے کہاں ہوں گے۔ خیر آپ چل پڑے دو ہی قدم چلے ہوں گے اسی ذکر میں فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پابرہنہ شخص خدا کو دیکھ لیتا ہے شاید اس میں بھید یہ ہے کہ بچوں کی معصومیت کی مشابہت سے یہ عمل خدا تعالیٰ کو پسند ہو پھر فرمایا کہ ایک بزرگ تھے انہوں نے جوتا پہننا چھوڑ دیا تھا یہ خیال کر کے کہ جب امیروں کے فرش پر لوگ جوتا نہیں پہنتے تو امیر الامراء خدا تعالیٰ کے فرش زمین پر کیوں جوتا پہنوں وہ بڑے کامل گزرے ہیں۔ فرمایا فقراء صوفیاء کے بھی عجیب حال گزرے ہیں وہ خدا میں محو ہوتے تھے اور خدا میں ہو کر وہ سب کام کرتے تھے۔

(تذکرۃ المہدی ص 296)

خدا کی رحمت کا ایک دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ضرورت انسپکٹر تعلیمی ادارہ جات

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو پاکستان بھر میں واقع اپنے تعلیمی اداروں کے لئے ایک ایسے انسپکٹر کی ضرورت ہے جو کہ خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس ذمہ داری کو نبھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل احمدی احباب درخواست دینے کے اہل ہیں۔ بنام ناظر تعلیم سادہ کاغذ پر اپنی درخواستیں مکمل دستاویزات اور مکرم امیر / صدر صاحب جماعت / ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 24 نومبر 2003ء تک جمع کروائی جاسکتی ہیں۔ انٹرویو مورخہ یکم دسمبر 2003ء بروز پیر بوقت 8:30 بجے صبح نظارت تعلیم میں ہونگے۔ جس کی الگ سے کوئی اطلاع نہ کی جائے گی۔

اہلیت:۔

- ☆ عمر کم از کم 40 سال
- ☆ تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوایٹ (B.Ed ترجیحاً)
- ☆ کمپیوٹر آپریٹ کرنا جانتے ہوں۔
- ☆ محکمہ تعلیم کے قواعد سے واقفیت رکھتے ہوں (محکمہ تعلیم سے ریٹائرڈ ترجیحاً)
- ☆ صحت اچھی ہو۔

(نظارت تعلیم)

خدا صرف تقویٰ سے راضی ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود کا پر معارف ارشاد

اپنی جماعت کی خیر خواہی کے لئے زیادہ ضروری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تقویٰ کی بابت نصیحت کی جاوے' کیونکہ یہ بات عقلمند کے نزدیک ظاہر ہے کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا (-)

ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے- خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں' کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے' ان تمام آفات سے نجات پاویں-

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے- بیمار اچھا نہیں ہو سکتا- ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے- اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے- صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں- صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے-

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے- ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں' تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے پھر ایسی جماعت کی سزا دہی کے لئے وہ کفار کو ہی تجویز کرتا ہے- جو لوگ تاریخ سے واقف ہیں- وہ جانتے ہیں کہ کئی دفعہ مسلمان کافروں سے تہ تیغ کئے گئے- جیسے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو تباہ کیا؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے حمایت اور نصرت کا وعدہ کیا ہے' لیکن پھر بھی مسلمان مغلوب ہوئے- اس قسم کے واقعات بسا اوقات پیش آئے- اس کا باعث یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ تو پکارتی ہے' لیکن اس کا دل اور طرف ہے اور اپنے افعال سے وہ بالکل رو بدنیا ہے تو پھر اس کا قہر اپنا رنگ دکھاتا ہے-

(ملفوظات جلد اول ص 7)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 11 رنومبر 2003ء

12-35 a.m	عربی سروس
1-35 a.m	فرانسیسی سروس
2-40 a.m	درس القرآن
4-15 a.m	کوثر خطبات امام
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات
6-00 a.m	درس القرآن
7-20 a.m	چلڈرنز کارنر
7-45 a.m	طب و صحت کی باتیں
8-20 a.m	تعارف
9-20 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	تلاوت
9-55 a.m	درس حدیث
10-15 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-40 a.m	چلڈرنز کارنر
11-10 a.m	انصار سلطان القلم
11-25 a.m	خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	طب و صحت کی باتیں
1-15 p.m	لجنہ میگزین
2-00 p.m	ورائٹی پروگرام
2-20 p.m	انڈونیشین سروس
3-20 p.m	چلڈرنز کارنر
3-55 p.m	درس القرآن
5-35 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-20 p.m	ملاقات
7-20 p.m	بنگلہ سروس
8-20 p.m	تلاوت، درس حدیث
8-50 p.m	گفتگو
9-20 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 12 رنومبر 2003ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	درس القرآن
3-00 a.m	چلڈرنز کارنر
4-00 a.m	ملاقات
4-30 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-20 a.m	تعارفی پروگرام
8-50 a.m	تقریر مکرم اخلاق احمد انجم صاحب
9-30 a.m	تلاوت، درس حدیث
10-05 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی سروس
1-30 p.m	خطبہ جمعہ 13 راپریل 1990ء
2-30 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	درس القرآن
5-20 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-15 p.m	بنگلہ سروس
8-25 p.m	تلاوت
8-55 p.m	درس حدیث
9-20 p.m	گفتگو
10-20 p.m	فرانسیسی سروس
11-30 p.m	جرمن سروس

جمعرات 13 رنومبر 2003ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	عربی سروس
2-30 a.m	چلڈرنز کارنر
3-00 a.m	ہماری کائنات
3-30 a.m	درس القرآن
4-00 a.m	گفتگو
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر
8-05 a.m	جلسہ سالانہ امریکہ کے کچھ پروگرام
9-15 a.m	تلاوت
9-20 a.m	درس حدیث
9-40 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی سروس
1-30 p.m	ترجمۃ القرآن
3-25 p.m	المائدہ
3-55 p.m	درس القرآن
5-25 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-05 p.m	بنگلہ سروس
8-10 p.m	تلاوت، درس حدیث
8-40 p.m	گفتگو
9-15 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد' مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خدا کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کا اجرا کیا گیا

تحریک جدید کا پس منظر اور اشاعت دین کے لئے اس کی اہمیت

اس تحریک کے شیریں ثمرات آج پوری دنیا میں دیکھے جا سکتے ہیں

سید شمشاد احمد ناصر صاحب

حضرت مسیح موعود احیاء دین اور غلبہ دین کے لئے الٰہی نوشتوں کے مطابق مبعوث ہوئے۔ جوں ہی آپ نے اپنے مشن کا اعلان فرمایا ایک دنیا آپ کی مخالفت پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کہیں آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے تو کسی نے آپ کو دجال اور کافر کے نام سے پکارا کیا کچھ آپ کی مخالفت میں نہ کیا گیا۔ مگر یہ مخالفت کیا کر سکتی تھی جب کہ خدا خود اس کشتی کا نگہبان تھا۔ حضرت مسیح موعود نے دین حق کے غالب کرنے کے لئے سیف کا کام قلم سے دکھایا اور تمام عقائد باطلہ کو رد فرمایا جنہوں نے اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر جڑ پکڑ لی تھی اور دین کی اشاعت کے لئے دن رات کام کیا۔

آپ کے وصال کے بعد اشاعت دین

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد اشاعت دین کا مشن خلفائے احمدیت کی قیادت میں ترقیات کی منازل کی طرف بڑی تیزی سے رواں دواں ہے۔ زمانے کے حوادث اور مصائب اور تکالیف اور دشمنوں کے منصوبے خدا تعالیٰ کے منصوبوں کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ہمارا کام تو بس خلفاء کی آواز پر لبیک کہنا ہے پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ دشمنوں کے منصوبوں کو کس طرح ناکام کرتا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد مخالفین احمدیت خدا کے لگائے ہوئے اس پودے کو اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں ہمیشہ ہی ناکام و نامراد رکھا ہے جس کا برملا اعلان خود مخالف علماء کر چکے ہیں۔

مخالفین کی گواہی

چنانچہ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنبر (سابق المنیر) سلسلہ احمدیہ کے شدید معاند تھے انہوں نے 1956ء میں کھلے بندوں اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ چنانچہ وہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں:

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا، ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، اور دوسرے اکابر

کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبار اور رسائل چند دن انہیں اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری جانب 53ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا 57-1956ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو" (المنبر لائل پور 23 فروری 1956ء)

یہ گواہی 1956ء کی ہے اور آج ہم 2003ء کے دور سے گزر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا قدم خلفائے احمدیت کی قیادت میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مخلصین کی مالی قربانی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور اشاعت دین اور دعوت الی اللہ دنیا کے کناروں تک ہو رہی ہے اور کروڑوں بندگان خدا جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

تحریک جدید کے قیام اور پس منظر میں ان باتوں کا بیان کرنا از حد ضروری معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان امور کو قارئین کے سامنے لایا گیا ہے۔

تحریک جدید کا پس منظر

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں بھی مخالفین اور معاندین نے احمدیت کو ختم کرنے کے لئے .... بڑے بڑے دعاوی کئے۔ منصوبے بنائے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے لوگوں کو اکسایا۔ جلسے کئے گئے۔ حکومت کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔ چنانچہ تمام مذہبی اور سیاسی طاقتوں نے اکٹھے ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ کھولا اور ببانگ دہل یہ اعلان کئے کہ "ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے"

"ہم منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہا دیں گے"

"قادیان اور اس کے گرد و نواح سے احمدیت کا نام و نشان ختم کر دیں گے"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رقم فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کے دور بین امام نے ایک نظر میں ہی ان سارے زمینی اور آسمانی انقلابوں کو بھانپ لیا اور روح القدس نے آپ کے دل میں الہام کیا کہ جماعت کے لئے یہ ایک نئے دور کا آغاز ہے آپ کی اولوالعزم ہمت ان خطروں کو دیکھ کر اور بھی بلند ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ خدا کا لایا ہوا ہر دور مبارک ہے۔ ہم بھی اس جدید دور میں ایک جدید تحریک کی داغ بیل قائم کریں گے اور ایک طرف اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اور دوسری طرف دشمن پر وار کرتے ہوئے آگے نکل جائیں گے۔ یہی وہ تحریک جدید ہے جو اس وقت جماعت کے سامنے ہے"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 414 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

پھر فرماتے ہیں:-

"سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سیاہ بادلوں کی گرجوں اور بجلی کی مہیب کڑکوں میں سے ہو کر گزرتی ہے جس کا کسی قدر اندازہ ان اخباروں کے فائلوں سے لگ سکتا ہے جو ان ایام میں اس تاریخ کو قلم بند کرنے میں مصروف تھے مگر اصل اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے ان دنوں میں ایک طرف تو حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کو سنا اور دوسری طرف قادیان میں احرار اور افسران حکومت کی کارروائیوں کو خود اپنی نظر سے ملاحظہ کیا۔ ان ایام کی تاریخ اگر ایک طرف نہایت دردناک ہے تو دوسری طرف نہایت شاندار بھی ہے۔ دردناک اس لئے کہ مخالف طاقتوں نے نہایت اوچھے ہتھیاروں پر اتر کر جماعت کو ہر رنگ میں دکھ پہنچانے اور ذلیل کرنے اور نیچے گرانے کی کوشش کی جس کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ اور شاندار اس لئے کہ حریف کی ہر چوٹ نہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح کو ہوشیار پاتی تھی بلکہ اس ربڑ کے گیند کی طرح جو ضرب کھا کر اور بھی اونچا اچھلتا ہے ہمارے امام کا ہر قدم ہر ضرب کے بعد پہلے سے زیادہ بلند جگہ پر پڑتا تھا۔ اس کشمکش کی شدت چند دن نہیں چند ہفتے نہیں چند مہینے نہیں بلکہ دو ڈھائی سال تک جاری رہی مگر اس طویل جنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک منٹ کے لئے بھی جماعت کے سر کو نیچا نہیں ہونے دیا بلکہ آپ ایک متلاطم سمندر کی مہیب لہروں اور مواج پانیوں کے تباہ کن بھنوروں میں سے سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی سی کشتی کو جس پر اس وقت ساری دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی تھیں بچتے بچاتے مگر احمدیت کا جھنڈا لہراتے طوفان سے باہر نکال لائے۔ اس شاندار اور عجیب و غریب جنگ کی تاریخ کا ایک حصہ تو اخباروں کے فائلوں میں ہے اور پبلک کی ملکیت ہے۔ دوسرا حصہ سلسلہ احمدیہ اور گورنمنٹ کے دفتری ریکارڈ میں ہے اور اکثر لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے۔ اور تیسرا حصہ اور یہی سب سے زیادہ عجیب و غریب ہے صرف چند لوگوں کے دماغوں میں ہے اور غالباً وہ کبھی شرمندۂ عریانی نہیں ہوگا۔ مگر بہر حال نتیجہ یہ ہے کہ احرار کی آب دوز کشتی جس سے وہ احمدیت کو تباہ کرنے کے لئے نکلے تھے تاجدار احمدیت کی پے در پے ضربیں کھا کر پیچھے ہٹی اور پھر ایک خدا کی تیار کی ہوئی چٹان یعنی شہید گنج (لاہور کی ایک پرانی مسجد۔ ناقل) سے ٹکرا کر سمندر کی تہ میں بیٹھ گئی۔ اور اب صرف اس کے چند شکستہ تختے پانی کی سطح پر ادھر ادھر بہتے نظر آ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے بعض افسروں کا ابال بھی اپنے اس انجام کو پہنچ گیا..........

......دوسرے طبقہ کی عداوت کی آگ ابھی تک کم و بیش

سلگ رہی ہے اور غالباً جب تک کہ جماعت احمدیہ اپنے اس تعمیری پروگرام کو مکمل نہ کرلے گی جس کی حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریک جدید میں بنیاد قائم کی ہے یہ آگ سلگتی ہی چلی جاوے گی اور پھر وہی ہوگا جو خدا کو ازل سے منظور ہے۔ مگر بظاہر ان دب جانے والے فتنوں کے متعلق بھی ہمارا امام ہمیں بتاتا ہے کہ ابھی اپنے آپ کو امن میں نہ سمجھو کیونکہ یہ ایک وقتی سکون ہے اور میں دور کی افق میں اب بھی بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سن رہا ہوں۔

(سلسلہ احمدیہ ص417)

ان مخالفوں اور دشمنوں کے عزائم اور منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''تمہیں ہر ایک قسم کی قربانی کرنی ہوگی اور سلسلہ کے وقار کو قائم کرنے کے لئے ہر ایک جدوجہد کرنی پڑے گی۔ آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت ہی نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ ایک دفعہ ایک پرائیویٹ میٹنگ کے موقعہ پر سردار سکندر حیات خان کے مکان پر چوہدری افضل حق صاحب نے مجھے یہ کہا تھا کہ ہمارا مقصد یہی ہے کہ احمدیہ جماعت کو کچل دیں۔ پس دشمنوں نے ہمیں چیلنج دیا ہے پس جب تک تمہاری رگوں میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے تمہارا فرض ہے کہ اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے اس گروہ کے زور کو جو یہ دھمکیاں دے رہا ہے توڑ کر رکھ دو اور دنیا کو بتادو کہ تم پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کرسکتے ہو۔ سمندروں کو خشک کرسکتے ہو اور جو بھی تمہارے تباہ کرنے کے لئے اٹھے وہ خواہ کس قدر طاقت ور حریف کیوں نہ ہو اسے خداتعالیٰ کے فضل سے اور جائز ذرائع سے تم مٹا سکتے ہو کیوں کہ تمہارے مٹانے کی خواہش کرنے والا درحقیقت خداتعالیٰ کے دین کو مٹانے کی خواہش کرتا ہے'' (سوانح فضل عمر جلد 3 ص281)

خدائی سلسلہ کی فتح اور دشمن کی ناکامی کا اولوالعزمی سے ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''احرار نے 1934ء میں شورش شروع کی اور اس قدر مخالفت کی کہ تمام ہندوستان کو ہمارے جماعت کے خلاف بھڑکا دیا۔ اس وقت .... منبر پر کھڑے ہوکر میں نے ایک خطبہ میں اعلان کیا کہ .... خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیوں کہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں وہ جتنے منصوبے کرتے اور کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے''۔ (روزنامہ الفضل 30 مئی 1935ء)

ان حالات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت کے مخالفین اور معاندین کے کیا منصوبے تھے انہوں نے احمدیت کی آواز کو دبانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ پورا پورا زور لگایا۔ لیکن یہ آواز کسی انسان کی آواز نہ تھی۔ یہ پودا خود خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا تھا جس نے پروان چڑھنا تھا ان ایام میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کے سامنے دین حق کو پھیلانے قرآن کی اشاعت اور دنیا میں اپنے منادی بھجوانے کے لئے اور جماعت کے لئے ایک مستقل بنیادوں پر قائم رہنے والی تجویز یعنی تحریک جدید کا پرشوکت اعلان فرمایا۔ جس پس منظر میں تحریک جدید کا آغاز ہوا اس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے متعدد خطابات میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت میں شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے جمع ہوگئی ہیں۔ ایک طرف احرار نے اعلان کردیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹادینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک مٹا نہ دیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں سے ان کی امداد کرنی شروع کردی۔ اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کے لئے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے۔ پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریزی نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہوکر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھا لئے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کرایا گیا''۔

(تقریر فرمودہ 27 دسمبر 1943ء)

تحریک جدید اور قربانی کا مطالبہ

تحریک جدید کی جو سکیم اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں القاء کی اس کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے حضرت مصلح موعود نے جماعت کو قربانی پیش کرنے اور اپنی اصلاح کے لئے 19راکتوبر 1934ء کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

''اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں جو بہت جلد نتیجہ خیز ہوکر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچادے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود دنیا میں مبعوث ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تو آپ لوگ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کردیا گیا تو بغیر چون وچرا کئے اس پر رضامند ہوجائیں گے اور جو شخص مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ الگ کردیا جائے گا'' (الفضل 23 اکتوبر 1934ء)

حضور نے قربانیوں کے تسلسل میں مزید فرمایا:

''سب سے اہم بات یہ ہے کہ قربانی کے لئے پہلے ماحول پیدا کیا جائے اور اس کے لئے ہمیں اپنے بیوی بچوں سے پوچھنا چاہئے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں؟ اگر وہ ہمارے ساتھ قربانی کے لئے تیار نہیں ہیں تو قربانی کی گنجائش بہت کم ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کا بھی یہی حال ہے جسم کو تکلیف پہنچانا کس طرح ہوسکتا ہے جب تک اس کے لئے عادت نہ ڈالی جائے .... پس جانی قربانی بھی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ متحد نہ ہوں''۔ (الفضل 29 نومبر 1934ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت سے قربانیوں کا مطالبہ کیا اور اس ضمن میں قریباً 19 مطالبات تحریک جدید جماعت کے سامنے رکھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت کی عملی و اخلاقی اور دینی تربیت کے پروگرام میں سادہ زندگی، مالی قربانی، گندے لٹریچر کا جواب شائع کرنا، وقف زندگی کی تحریک تاکہ مستقل بنیادوں پر دین حق کا دفاع کیا جاسکے جو لوگ مستقل وقف نہ کرسکتے ہوں وہ کم از کم تین سال کے لئے اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے وقف کریں۔

جماعت کا والہانہ لبیک

خداتعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود کی اس تحریک پر جماعت کے ہر مردوزن نے بڑی ہی فدائیت اور والہانہ انداز میں لبیک کہا اور قربانی کے ہر میدان میں ریکارڈ قائم کردیئے۔ حضرت مصلح موعود نے 27 ہزار روپے کا مطالبہ کیا تو جماعت نے لاکھوں روپے کے وعدے اور نقد رقوم پیش کردیں۔ عورتوں نے زیورات پیش کردیئے۔ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ احمدی ماؤں نے اپنے اکلوتے بچے راہ خدا میں پیش کردیئے۔ حضور نے سادہ زندگی کی تحریک فرمائی تھی جماعت کے لوگوں نے اپنے اخراجات کم کرکے بلکہ پیٹ کاٹ کاٹ کر جو بچت کی اسے خدا کی راہ میں پیش کردیا۔ دعوت الی اللہ کے میدان کو وسیع کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جماعت نے خدا کے فضل سے اس میدان میں بھی اس طرح کام شروع کیا کہ اس راہ میں مشکل سے مشکل چٹان کی بھی پرواہ نہ کی۔ اس پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''دنیا میں تو یہ جھگڑے ہوئے ہیں کہ میاں بیوی کی لڑائی ہوتی ہے تو بیوی کہتی ہے مجھے زیور بنوادو اور میاں کہتا ہے میں کہاں سے زیور بنوادوں میرے پاس تو روپیہ ہی نہیں، لیکن میں نے اپنی جماعت میں سینکڑوں جھگڑے اس قسم کے دیکھے ہیں کہ بیوی کہتی ہے میں اپنا زیور خداتعالیٰ کی راہ میں دینا چاہتی ہوں مگر میرا خاوند کہتا ہے کہ نہ دو کسی اور وقت کام آجائے گا۔ غرض خداتعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسا اخلاص بخشا ہے کہ اور عورتیں تو زیور کے پیچھے پڑتی ہیں اور ہماری عورتیں زیور لے کر ہمارے پیچھے پھرتی ہیں۔ میں نے تحریک وقف کی تو ایک عورت اپنا زیور میرے پاس لے آئی۔ میں نے کہا میں نے سردست تحریک کی ہے کچھ مانگا نہیں۔ اس نے کہا یہ درست ہے کہ آپ نے مانگا نہیں، لیکن اگر کل ہی مجھے کوئی ضرورت پیش آگئی اور میں یہ زیور خرچ کر بیٹھی تو پھر میں کیا کروں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ میں اس نیکی میں حصہ لینے سے محروم رہوں۔ اگر آپ اس وقت لینا نہیں چاہتے تو بہرحال یہ زیور اپنے پاس امانت کے طور پر رکھ لیں اور جب بھی دین کو ضرورت ہو خرچ کرلیا جائے۔ میں نے بہتیرا اصرار کیا کہ اس وقت میں نے کچھ مانگا نہیں مگر وہ یہی کہتی چلی گئی کہ میں نے تو یہ زیور خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کردیا ہے اب میں اسے واپس نہیں لے سکتی۔ یہ نظارے غرباء میں بھی نظر آتے ہیں اور امراء میں بھی لیکن امراء میں کم اور غرباء میں زیادہ''۔

(الفضل 22 جون 1946ء)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:۔

''1934ء کے آخر میں جماعت میں جو بیداری پیدا ہوئی اس کے نتیجہ میں جماعت نے ایسی غیر معمولی قربانی کی روح پیش کی جس کی نظیر اعلیٰ درجہ کی زندہ قوموں میں بھی مشکل سے مل سکتی ہے .... تحریک جدید کے پہلے دور میں احباب نے غیر معمولی کام کیا اور ہم اسے فخر کے ساتھ پیش کرسکتے ہیں۔ مؤرخ آئیں گے جو اس امر کا تذکرہ کریں گے کہ جماعت نے ایسی حیرت انگیز قربانی کی کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور اس کے نتائج بھی ظاہر ہیں حکومت کے اس عنصر کو جو ہمیں مٹانے کے درپے تھا متواتر ذلت ہوئی۔

(الفضل 15 رنومبر 1938ء)

تحریک جدید کے پس منظر میں یہ بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود نے یہ سکیم کیوں جاری کی اور یہ سکیم ہے کیا اور اس میں شمولیت کیوں ضروری ہے۔

تحریک جدید کیا ہے؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم واستقلال کی ضرورت ہے جو خداتعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے''

تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا؟

حضور فرماتے ہیں:

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کریں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"۔ (خطبہ جمعہ 27 نومبر 1942ء)

شمولیت کیوں ضروری ہے؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"

(خطبہ جمعہ 9 نومبر 1934ء)

پھر فرماتے ہیں "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے"

(خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء)

تحریک جدید کے شیریں اثمار

1934ء سے لے کر آج جب کہ جماعت 2003ء کے سال سے گزر رہی ہے ہر دن یہ منادی دے رہا ہے اور علی الاعلان اس بات کا بڑی شان اور عظمت کے ساتھ اظہار کر رہا ہے کہ حقیقت میں یہ سکیم خدائی سکیم تھی اور اس سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر میدان میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دی اور حقیقی دین دنیا کے کناروں تک پہنچا جس کی تفصیل کی یہ مضمون اجازت نہیں دیتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 25 اکتوبر 1985ء میں تحریک جدید کی مالی قربانیوں اور ان کے خوشکن اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"تحریک جدید نے جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کیا ہر آئندہ سال اسے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ نے پھر عطا کر دیا اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے .... جتنے چندے بڑھے ہیں یہ سب تحریک جدید کے چندے کے بچے ہیں۔ اگر ان غریب قادیان والوں نے اور ہندوستان کی جماعتوں نے بکریاں بیچ بیچ کر اور کپڑے بیچ بیچ کر اور مہینوں روپیہ روپیہ، دو، دو روپے اکٹھے کر کے تحریک جدید کے چندے نہ دیئے ہوتے تو آج کروڑوں تک بجٹ نہیں پہنچ سکتا تھا .... جتنے چندے آپ کو اس وقت یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور دیگر جماعتوں میں نظر آ رہے ہیں یہ سارے تحریک جدید کے ان چندوں کی برکتیں ہیں جو آغاز میں دیئے گئے تھے اور بڑی خاص دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے۔ ان چندوں میں حضرت مسیح موعود کے .... شامل تھے .... اس وقت تقویٰ اور نیکی کا عجیب ماحول تھا۔ جس رنگ میں وہاں چندے دیئے جاتے تھے وہ ایک ایسا منظر ہے کہ شاذ و نادر ہی تاریخ میں ایسے مناظر آیا کرتے ہیں۔ کئی کئی مہینوں کی تنخواہیں انجمن کے غریب کارکن دیا کرتے تھے آج بھی یہ مناظر ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور احمدیت کی برکت سے بڑے حسین نقوش ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کا آغاز قادیان سے ہوا ہے .... اور تحریک جدید نے اس مالی قربانی کی رغبت پیدا کرنے میں جو کردار ادا کیا ہے اسے ہم کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کر سکتے"

(خطبہ جمعہ 25 اکتوبر 1985ء)

چند ایمان افروز واقعات

مخلصین جماعت نے جس رنگ میں تحریک جدید میں مالی قربانی کر کے حصہ لیا یہ تاریخ احمدیت کا ایک درخشاں باب ہے تاہم اس وقت صرف چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

ایک فدائی نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا:

"خاکسار نے حضور سے مہلت کی درخواست کی جو منظور ہو چکی ہے مگر میرے دل نے کہا کہ آخری تاریخ سے پہلے ہی چندہ داخل کرنا ضروری ہے اس لئے میں نے زیور فروخت کر کے ادا کر دیا ہے"

(الفضل 24 نومبر 1940ء)

ایک اور احمدی مخلص نے لکھا:

"......... اب جو حضور کے پاک کلمات پہنچے تو بدن میں آگ سی لگ گئی۔ روح بے چین ہو گئی۔ پیارے آقا! اس ماہ میں مقروض بھی ہوں تاہم اپنا وعدہ حضور کے قدموں میں ڈال رہا ہوں۔ اگرچہ یہ حقیر رقم ہے مگر قبولیت پر ممکن ہے میری عاقبت بخیر ہو"

(الفضل 8 نومبر 1940ء)

ایک دوست نے لکھا:

"......... اس دفعہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس کی ادائیگی کی توفیق دی .... حالت یہ ہے کہ اس وعدہ کے پورا کرنے کے بعد میرے گھر میں ایک پیسہ بھی نہیں۔ سارا مہینہ ہی گھر قرض پر گزارنا ہے"

(الفضل 18 نومبر 1937ء)

ایک اور مخلص احمدی دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں یوں لکھا:

"سیدی! میں چندہ میں اضافہ کرتا ہوں میرا مولیٰ میری آمدنی میں اضافہ کرتا ہے اور میرے مال و اولاد میں برکت بخشتا ہے .... چندے میں نہیں دیتا میرا مالک خالق مجھے دیتا ہے۔ میں منی آرڈر کر دیتا ہوں۔ میں نے قرض بھی دینا تھا ان سالوں میں وہ بھی اتر گیا۔ مکان کچے تھے پختہ ہو گئے۔ میں تو سمجھتا ہوں تحریک جدید کا چندہ اکسیر ہے کیمیا گری ہے"

(الفضل 18 دسمبر 1940ء)

کمریں کس لو

تحریک جدید کے تقاضوں کو مزید بہتر رنگ میں پورا کرنے کے لئے اور مزید قربانیوں کے لئے نہایت موثر اور ولولہ انگیز رنگ میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے جو پیغام جماعت کے نام دیا تھا اس میں آپ نے فرمایا:

"اے غافلو جاگو! اے بے پرواہو ہوشیار ہو جاؤ۔ تحریک جدید نے (۔ . . . . .) ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔ مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کیلئے آگے بڑھتا ہے مگر بدقسمت ہے ...... وہ .... جو اس کے لئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا۔

پس اے عزیزو! کمریں کس لو اور زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں"

(الفضل 12 جولائی 1946ء)

اللہ کرے کہ جماعت کا قدم ہمیشہ ہر میدان میں خواہ وہ جانی قربانی کا ہو مالی قربانی کا ہو وقف کا ہو یا کسی رنگ میں بھی کوئی مطالبہ آئے پہلے سے بڑھ کر آگے آنے والے ہوں اور غلبہ دین حق کا یہ قافلہ شاہراہ احمدیت پر ترقیات کی منازل طے کرتا ہوا آگے سے آگے ہی بڑھتا چلا جائے۔ اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا جھنڈا ساری دنیا میں لہرانے لگے۔ اے خدا ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین

دعا مقبول ہوئی

حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا- چند شر پسند عناصر کا ایک گروہ آپ کے خلاف ہو گیا- اور آپ پر بے بنیاد لغو الزامات لگانے شروع کر دیئے- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو مدینہ بلوایا اور ان الزامات کا ذکر کیا کہ آپ کے خلاف بہت سی شکایتیں کی گئی ہیں- یہاں تک کہ آپ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھاتے- حضرت سعد نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا جہاں تک نماز کا معاملہ ہے تو

"اللہ کی قسم میں انہیں حضور ﷺ کے طریق پر نماز پڑھایا کرتا تھا اس میں کوئی کمی بیشی نہ کرتا- یہاں تک کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں کو لمبی کرتا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا-"

اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا (ذاک الظن بک) میرا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا پھر آپ نے شر پسندوں کو بے نقاب کرنے کے لئے آپ کے ساتھ چند صحابہ کو کوفہ بھیجا- جو کہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے- اور سعد کے بارے میں لوگوں سے استفسار کیا سب نے یک زبان ہو کر آپ کی تعریف کی- لیکن جب وہ بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک شخص اسامہ بن قتادہ نے کھڑے ہو کر جھوٹے الزامات لگائے کہ آپ جہاد کیلئے نہیں نکلتے' مال تقسیم نہیں کرتے' عدل سے فیصلے نہیں کرتے اس پر حضرت سعد نے اپنا معاملہ خدا کے حضور پیش کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ

"اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے اور ریا اور تکبر اور شہرت کی خاطر کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر اور اس کی محتاجی کو اور بھی بڑھا دے- اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر"

یہ دعا مقبول ہوئی- بعد میں جب لوگ اس سے پوچھتے تو خود یہ اقرار کرتا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں- اور ابتلاؤں سے دوچار ہوں اس لئے کہ مجھے سعد کی بددعا لگی ہے- بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی پلکیں تک جھڑ گئی تھیں مگر اس وقت بھی وہ گلیوں میں آوازے کستا- یوں اس کی خوب رسوائی اور ذلت ہوئی- (بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءة للامام والماموم)

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے
(کلام محمود)

ایک سادہ مزاج کی حیرت انگیز اور لاجواب گفتگو

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 87 پر حضرت بانی سلسلہ کے ایک سادہ مزاج اور نیم دیوانہ خادم و مرید کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''وہ بہت ہی موٹی عقل کا آدمی تھا۔ اتنی موٹی عقل کا کہ وہ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے مہمانوں کو خوش کرنے کے لئے دال میں مٹی کا تیل ڈال کر کھا لیا کرتا تھا اور جب لوگ کہتے کہ تم مٹی کا تیل کیوں ڈالتے ہو تو کہتا۔ اس میں کیا حرج ہے۔ سرسوں کا تیل نہ ڈالا تو مٹی کا تیل ڈال لیا۔ اس وقت قادیان میں نہ تار گھر تھا۔ اور نہ ریل آیا کرتی تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کو کبھی تار دینے کی ضرورت پیش آتی یا کوئی ریلوے پارسل منگوانا ہوتا تو آپ بٹالے کسی آدمی کو بھجوا دیا کرتے تھے اور کبھی کبھی پیرے کو بھی اس غرض کے لئے بھیج دیتے تھے۔ ان دنوں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو سلسلہ احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے اسٹیشن پر جایا کرتے تھے اور جب کسی نووارد مسلمان کو اترتے دیکھتے تو اسے پوچھتے کہ وہ کہاں جانا چاہتا ہے اور جب کسی کے متعلق معلوم ہوتا کہ وہ قادیان جانا چاہتا ہے تو اسے ورغلانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ قادیان میں جا کر تمہارا ایمان خراب ہو جائے گا۔ ایک دن انہیں اور کوئی شکار نہ ملا تو انہوں نے پیرے کو ہی پکڑ لیا۔ وہ اس دن کوئی تار دینے یا کوئی بلٹی لینے کے لئے گیا ہوا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب اسے کہنے لگے۔ پیرے تیرا تو ایمان خراب ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب کافر اور دجال ہیں تو اپنی عاقبت ان کے پیچھے لگ کر کیوں خراب کرتا ہے۔ پیرا ان کی باتیں سنتا رہا۔ جب وہ اپنا جوش نکال چکے تو انہوں نے اپنی باتوں کی پیرے سے بھی تصدیق کروانی چاہی اور انہوں نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ میری باتیں کیسی ہیں۔ پیرا کہنے لگا مولوی صاحب میں تو ان پڑھ اور جاہل ہوں۔ مجھے نہ کوئی علم ہے اور نہ میں مسئلے سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن ایک بات ہے جو میں بھی سمجھ سکتا ہوں اور وہ یہ کہ میں سال ہا سال سے بلٹیاں لینے اور تاریں دینے کے لئے یہاں آتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسٹیشن پر آ آ کر لوگوں کو قادیان جانے سے منع کرتے ہیں۔ آپ کی اب تک شاید اس کوشش میں کتنی ہی جوتیاں گھس گئی ہوں گی۔ مگر پھر بھی آپ کی کوئی نہیں سنتا۔ اور مرزا صاحب قادیان میں بیٹھے ہیں پھر بھی لوگ ان کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔ آخر کوئی بات تو ہے جس کی وجہ سے یہ فرق ہے۔ اب دیکھو! یہ کیسا لطیف اور صحیح جواب ہے۔''

پہلی جنگ عظیم

بلقانی جنگوں کو اختتام پذیر ہوئے ابھی پورا ایک برس بھی نہ گزرا تھا کہ اس علاقے میں اجتماعی تنازعات نے جنگ عظیم اول کی صورت میں انسانیت کو ایک خوف ناک تجربے سے دوچار کیا، اور متواتر کئی سال تک انسانی خون کی ندیاں بہائی جاتی رہیں۔ جنگ عظیم اول سے قبل کسی بھی دور میں اتنے تباہ کن ہتھیاروں کے ذریعے اور پوری زمین پر کوئی بھی جنگ نہیں ہوئی۔ اس جنگ سے ایک طرف انتہائی تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال کی ابتداء ہوئی تو دوسری جانب شاید یہی وہ دور تھا جب صحیح معنوں میں بین الاقوامیت کے تصور کو نمو حاصل ہوا۔

پہلی جنگ عظیم کئی تنازعات کی پیداوار تھی۔ یہ تنازعات نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی حقیقت کے بھی حامل تھے۔ اسی لیے جنگ عظیم دو کیمپوں ''اتحادی'' اور ''محوری'' قوتوں کے مابین لڑی گئی۔ اتحادی کیمپ میں ابتداء میں برطانیہ، فرانس، سربیا، روس اور جاپان شامل تھے۔ بعد میں 1917ء میں امریکا بھی اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ محوری قوتوں میں آسٹریا، ہنگری، جرمنی اور ترکی شامل تھے۔ اس کے محرکات خفیہ دفاعی معاہدات، معاشی سامراجیت، قوم پرستی، نوآبادیاتی مفادات، نسلی برتری اور علاقائی توسیع پسندی کے عزائم پر استوار تھے۔ مثال کے طور پر الساس اور لورین کے علاقے جرمنی نے 1870ء کی فرانس جرمنی جنگ میں فرانس سے چھین لیے تھے اور فرانس ان علاقوں کو واپس حاصل کرنے کا آرزومند تھا۔ دوسری جانب ٹرینٹن اور ٹریسٹ کے علاقے آسٹریا کے زیر استحقاق تھے، مگر ان میں اطالوی النسل لوگ آباد تھے، اس لئے اٹلی ان علاقوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بلقان میں بوسنیا اور ہرزیگوینا کے صوبوں کو بھی السا‎س اور لورین کی سی حیثیت حاصل تھی۔ یہ دونوں صوبے 1878ء کی برلن کانگریس میں آسٹریا ہنگری کو دے دیئے گئے تھے، لیکن انہیں پابند کر دیا گیا تھا کہ وہ ان صوبوں کا مکمل الحاق نہیں کریں گے، لیکن آسٹریا، ہنگری نے 1908ء میں اس معاہدے سے انحراف کرتے ہوئے بوسنیا اور ہرزیگوینا پر اپنا اقتدار اعلیٰ قائم کیا اور ان علاقوں کو آسٹریا ہنگری سلطنت میں ضم کر لیا۔ سربیا میں اس کا شدید ردعمل ہوا، کیوں کہ ان علاقوں پر خود سربیا کی نظر تھی۔ چنانچہ آسٹریا' ہنگری اور سربیا کے درمیان دشمنی نے خوف ناک شکل اختیار کر لی۔ آخر کار آسٹریا کے ولی عہد آرچ ڈیوک فرڈینینڈ کو بوسنیا کے قصبے سراجیوو میں قتل کر دیا گیا اور اس کے نتیجے میں 28 جولائی 1914ء کو پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ درحقیقت قتل کی سازش میں ہتھیار' طریقہ کار اور ہدایات دینے والوں میں سربیا کے اعلیٰ سرکاری عہدے داران شامل تھے۔ چنانچہ جونہی ولی عہد کے قتل کی خبر آسٹریا پہنچی تو انہوں نے سخت قسم کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا اور سربیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جرمنی نے آسٹریا اور ہنگری کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری طرف زار بادشاہت کے تحت روسی وزیر خارجہ سازانوف نے سربیا کے سفیر کو یقین دلایا کہ روس کسی بھی صورت میں سربیا پر آسٹریا اور ہنگری کے حملے کو برداشت نہیں کرے گا۔ اس حوصلہ افزائی کے پیش نظر سربیا نے آسٹریا اور ہنگری کی کسی بھی شرط کو ماننے سے انکار کر دیا اور 28 جولائی 1914ء کو سربیا پر آسٹریا نے حملہ کر دیا۔ لیکن سربیا پہلے ہی کیل کانٹے سے لیس ہو کر جنگ کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ دوسری جانب روس نے فوجوں کو جمع کرنا شروع کیا تو جرمنی نے روس کو بارہ گھنٹے کا نوٹس دیا کہ وہ مداخلت نہ کرے۔ لیکن روس نے یہ الٹی میٹم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس لئے جرمنی نے روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس جنگ کے پھیلنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جنگ میں سربیا کو فرانس اور فرانس کو برطانیہ کی حمایت حاصل تھی۔ چنانچہ برطانیہ بھی اگست 1914ء میں جنگ میں شریک ہو گیا۔ برطانیہ کی جنگ میں شرکت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جرمنی نے بیلجیئم پر بھی حملہ کر دیا تھا جس کے ساتھ ایک دفاعی معاہدے کے تحت برطانیہ پابند تھا کہ بیلجیئم پر جارحیت کی صورت میں وہ اس کا ساتھ دے گا۔

روس 1917ء تک اتحادیوں کے ساتھ مل کر لڑتا رہا۔ لیکن زار بادشاہت کے خاتمے اور بالشویک انقلاب آنے کے ساتھ ہی لینن کی پالیسی کے تحت روس، جو اب سوویت یونین بن چکا تھا، جنگ سے علیحدہ ہو گیا۔ روس کے جنگ سے علیحدگی سے یہ تاثر لیا جانے لگا تھا کہ اب جنگ میں اتحادیوں کی پوزیشن کمزور ہو جائے گی، مگر فرانس اور برطانیہ سے اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے امریکا کو اپنی عدم مداخلت کی پالیسی ترک کرنا پڑی اور اس نے اتحادیوں کی مدد کے لئے اس تنازعہ کو جواز بنایا کہ اس کے ایک جہاز لوسی ٹینیا کو جرمن آب دوزوں نے تباہ کر دیا جس میں سینکڑوں امریکی مارے گئے اس لئے اب امریکا بھی اتحادیوں کی جانب سے اس جنگ میں کودنا چاہتا ہے۔ درحقیقت جرمنی امریکا کے مستقبل کے لئے خطرہ بنتا جا رہا تھا اس لئے موقع کی نزاکت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکا جنگ میں شریک ہو گیا۔ اس کا انجام اتحادیوں کی فتح اور محوری طاقتوں کی شکست وریخت کی صورت میں سامنے آیا۔

دیکھتے دیکھتے اس جنگ کے شعلوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ 51 ماہ تک جاری رہنے والی اس جنگ عظیم میں دنیا کے ساڑھے چھ کروڑ افراد براہ راست ملوث تھے۔ ان میں سے تقریباً نوے لاکھ افراد لقمہ اجل بنے، دو کروڑ بیس لاکھ افراد مستقل یا عارضی طور پر زخمی ہوئے، اور پچاس لاکھ افراد لاپتہ ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق مجموعی طور پر 4 کھرب ڈالر کا نقصان ہوا۔ تمام جنگی مقامات کے راستے، پل، نہریں، اور متعدد شہر ملیامیٹ ہو گئے، یورپ کی لاکھوں ایکڑ زمین بنجر ہو گئی اور تجارتی سامان سے لدے بے شمار بحری جہاز غرق کر دیئے گئے۔

آخر کار 18 جنوری 1918ء کو امریکی صدر وڈرو ولسن نے اپنا 14 نکاتی امن فارمولا پیش کیا، جس کو قبول کرتے ہوئے پہلے جرمنی ہتھیار پھینک کر صلح کے لئے تیار ہوا اور بعد میں آسٹریا اور ترکی کے ہتھیار ڈالنے سے یہ جنگ ختم ہو گئی۔ بعد میں اتحادی اور محوری طاقتوں کے مابین امن معاہدات ہوئے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ٹریٹی آف سینٹ جرمین اتحادی قوتوں اور آسٹریا کے مابین۔

2۔ ٹریٹی آف ٹرائنن اتحادی قوتوں اور ہنگری کے درمیان۔

3۔ ٹریٹی آف نلی اتحادی قوتوں اور بلغاریہ کے درمیان۔

4۔ ٹریٹی آف سیورز اتحادی قوتوں اور ترکی کے درمیان۔

5۔ ٹریٹی آف ورسلز اتحادی قوتوں اور جرمنی کے مابین۔

مگر امن بحال کرنے کے عہد ناموں میں ہارنے والوں سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیا گیا۔ ان کی تباہ شدہ جائیدادیں آپس میں تقسیم کر لی گئیں۔ ان کی عزت نفس کو مجروح کیا گیا، بلکہ انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ ان مظالم کا جواب دوبارہ آگ و خون کا ایک ایسا کھیل شروع کر کے دیں، جس سے رہی سہی انسانیت بھی جل کر راکھ ہو جائے۔ حسب توقع ایسا ہی ہوا۔ یہ امن معاہدات نئے تنازعات کی بنیاد ثابت ہوئے۔ معاہدہ ورسائی (جسے ای ایچ کار نے اپنی کتاب انٹرنیشنل ریلیشنز بٹوین ٹو وارز میں آمرانہ امن کا نام دیا ہے) کی موجودگی اور ہٹلر و سولینی کی خوف ناک شخصیتوں نے ایسے تنازعات کی آبیاری کی، جو بڑھتے بڑھتے دوسری جنگ عظیم کی شکل اختیار کر گئے۔ آمریت اور سامراجیت کی آڑ میں قومیت کے نعروں نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ یکم ستمبر 1939ء کو ہٹلر نے اپنی پالیسی Blitzkriag (پوری قوت کے ساتھ حملہ) کے تحت حملہ کر کے چار ہفتوں میں پولینڈ، چار دن میں ہالینڈ اور دو ہفتوں میں بیلجیئم کو فتح کرنے کے بعد فرانس اور پھر فن لینڈ کی جانب پیش قدمی کی تو دوسری جانب یورپ اور افریقہ سے متصل علاقوں میں مسولینی کی قیادت میں اٹلی اتحادیوں سے برسرپیکار ہوا۔ ابھی براعظم ایشیا خاموش تھا کہ اٹلی اور جرمنی کے اتحادی جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کر کے تاریخ ساز غلطی کرتے ہوئے امریکا کو جنگ میں شمولیت کی دعوت دے دی۔ یوں پوری جنگ کا پانسا دیکھتے ہی دیکھتے بدل گیا اور امریکا کی رفاقت میں اتحادی محوریوں پر حاوی ہو گئے۔ ستمبر 1943ء میں اٹلی نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے، 8 مئی 1945ء کو جرمنی کی طرف سے شکست تسلیم کی گئی اور اگست 1945ء میں جاپان نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے۔ 3۔اکتوبر 2003ء کے ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 3۔اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وفود واقفین نو کی زیارت مرکز

واقفین نو کے مندرجہ ذیل وفود زیارت مرکز کیلئے ربوہ تشریف لائے۔ ان میں بچے والدین اور دیگر احباب شامل تھے۔ قیام و طعام کا بندوبست دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ مقامی مربی۔ سیکرٹری وقف نو اور نمائندہ وقف نو کی راہنمائی میں ان وفود نے مختلف بیوت الذکر جماعتی دفاتر، تعلیمی ادارہ جات، جوبلی نمائش (جدید پریس) دیکھی اور اپنی معلومات میں اضافہ کیا اسی طرح دوران قیام وفود کی مختلف بزرگان سلسلہ سے ملاقات بھی ہوئی نیز MTA کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ مرکز سلسلہ کی حسین یادیں لئے ہوئے یہ وفود بخیریت واپس روزانہ ہوئے۔

☆ جماعت گوٹھ صادق پور ضلع میر پور خاص 10 جولائی 2003ء قیام 12 یوم۔ کل حاضری 18۔

☆ جماعت ضلع راجن پور 16 جولائی 2003ء قیام 6 یوم۔ حاضری 29۔

☆ جماعت بھون ضلع چکوال مورخہ 18 جولائی 2003ء قیام 3 یوم۔ حاضری 56۔

☆ جماعت ضلع لیہ مورخہ 14۔اگست 2003ء قیام 4 یوم۔ حاضری 18۔

☆ جماعت واہ کینٹ ضلع راولپنڈی مورخہ 3۔اکتوبر 2003ء قیام 3 یوم حاضری 71۔

☆ جماعت مرید کے ضلع شیخوپورہ مورخہ 16 اکتوبر 2003ء قیام 4 یوم حاضری 62۔

☆ جماعت قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ 19۔اکتوبر 2003ء قیام 3 یوم۔ حاضری 60۔

☆ جماعت تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ مورخہ 22۔اکتوبر 2003ء قیام 2 یوم۔ حاضری 52۔

☆ جماعت نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ مورخہ 22۔اکتوبر 2003ء قیام 5 یوم۔ حاضری 50۔

(وکالت وقف نو)

درخواست دعا

محترم چوہدری منظور احمد چٹھہ ساکن چک نمبر 40۔ج سرگودھا کو زہریلے کیڑے نے پاؤں پر کاٹ لیا ہے۔

مکرمہ طلعت چٹھہ صاحبہ ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔

مکرمہ امۃ النور راشدہ صاحبہ صدر لجنہ ناصر آباد غربی ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ ایک مخلص کارکن مکرمہ مبارکہ بیگم مجوکہ صاحبہ آجکل بیمار ہیں۔

سب مریضوں کی صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے ایگریکلچرل سائنسز میں Ph.D /M.Sc(Hons) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 نومبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 3 نومبر۔

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے Ph.D / M-Phil پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 3 نومبر

یونیورسٹی آف دی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریشن سائنسز لاہور نے سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام کے تحت M.Sc/PGD میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 6 دسمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں مزید معلومات کیلئے ڈان 2 نومبر۔

سنٹر آف ایکسیلنس فار ویمن سٹڈیز یونیورسٹی آف کراچی نے ایم۔اے ویمن سٹڈیز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 29 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 2 نومبر۔

صوبہ پنجاب کے حکومتی میڈیکل کالجز میں سیلف فنانس بنیاد پر MBBS میں داخلہ کیلئے درخواستیں 8 نومبر تک جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 3 نومبر۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ بٹوا

ایک بٹوا جس میں تقریباً ڈیڑھ سو روپیہ ایک چھوٹی چابی اور شناختی کارڈ (کمپیوٹرائزڈ) تھا مورخہ 28۔اکتوبر کو یمن بلاک میں گر گیا ہے جس کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق فوج نہیں بھیجیں گے

روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے کہا ہے کہ روس اپنی فوج عراق نہیں بھیجے گا۔ اپنے قومی مفادات کیلئے امریکہ کی طرح ہمیں بھی پیشگی حملے کرنے کا حق حاصل ہے۔ پیشگی حملوں کا اصول جو امریکہ پہلے ہی استعمال کر رہا ہے دنیا میں چل پڑا تو دوسرے بھی اپنے قومی مفاد کیلئے یہ حق استعمال کر سکتے ہیں۔ دنیا بھر کی طاقتیں اپنی ایٹمی صلاحیتیں بہتر بنا رہی ہیں۔ ہماری ایٹمی پالیسی کسی کے خلاف نہیں۔ اقوام متحدہ کو عراق میں سیاسی طور پر ملوث کرنے اور اقتدار عراقیوں کے حوالے کرنے کی کوششیں بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

سری لنکا میں پارلیمنٹ دو ہفتے کیلئے معطل

سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا تنگا نے کابینہ کے تین اہم وزراء کی برطرفی کے بعد پارلیمنٹ بھی دو ہفتے کیلئے معطل کر دی ہے جبکہ امن و امان کی صورتحال پر قابو رکھنے کیلئے دارالحکومت کولمبو میں فوج تعینات کر دی گئی ہے صدر اور وزیراعظم میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ صدر چندریکا نے وزیراعظم پر تامل باغیوں کو چھوٹ دینے کا الزام لگا کر وزیر داخلہ اور وزیر اطلاعات کو بھی فارغ کر دیا۔ یہ اقدام تامل باغیوں کی جانب سے حکومت سے مشترکہ اختیارات کی باقاعدہ تجویز داخل کرنے کے چند روز بعد کیا گیا۔

دہشت گردوں سے بچایا جائے۔ اسرائیل

تاریخ میں پہلی بار اسرائیل نے اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کی ہے کہ ہمارے بچوں کو دہشت گردوں سے بچایا جائے۔ یہ قرارداد ویسی ہی ہے جیسی گزشتہ ہفتہ مصر نے فلسطینی بچوں کو اسرائیلی کارروائیوں سے بچانے کیلئے کی تھی۔ اسرائیلی سفارتکار نے کہا کہ اقوام متحدہ اگر فلسطینیوں کی قرارداد منظور اور ہماری مسترد ہوئی ہے تو پھر یہ عالمی تنظیم کا ٹیسٹ ہوگا۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے اقوام متحدہ کی کسی قرارداد کی کبھی پرواہ نہیں کی۔

آسٹریلیا میں حماس اور لشکر طیبہ پر پابندی

آسٹریلیا نے فلسطینی تنظیم حماس اور لشکر طیبہ پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان گروپوں سے تعلق، تربیت، سرمایہ کاری اور اس کے ارکان کی بھرتی کے مرتکب افراد کو 25 سال قید کی سزا سنائی جائے گی۔

یورینیم اور پلوٹینیم کی پیداوار کو کنٹرول کیا جائے

عالمی ایٹمی توانائی ادارہ کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں یورینیم اور پلوٹینیم کی پیداوار کو بین الاقوامی کنٹرول میں لایا جائے۔ اس اقدام کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ ایٹمی مواد دہشت گردوں یا ان ریاستوں کے ہاتھ نہ لگے جو ایٹمی ہتھیار تیار کرنا چاہتے ہیں۔ شمالی کوریا نے اپنے ایٹمی پروگرام کے معائنہ کی اجازت نہ دی تو ایٹمی عدم پھیلاؤ کے نظام کیلئے بڑا چیلنج پیدا ہو جائے گا۔

افغانستان میں 8 اتحادی ہلاک

افغانستان کے تین صوبوں خوست پکتیا اور پکتیکا میں اتحادی اور افغان فوج پر راکٹوں سے حملے کئے گئے۔ جس سے 8 اتحادی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے 3 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

بحر اکاہل 89 دنوں میں پار کر لیا

فرانس کی ایک مہم جو خاتون نے 89 دنوں میں 8 ہزار کلومیٹر طویل بحر اکاہل تنہا صرف سرفنگ بورڈ پر تیر کر پار کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے برطانوی ٹی وی کے مطابق رافیلا لی گوویلا نے اپنی مہم کا آغاز اگست میں پیرو کے دارالحکومت لیما سے کیا تھا۔ انہوں نے یہ سفر ایک خصوصی طور پر تیار کردہ سرفنگ بورڈ پر کیا جس میں کھانے اور سونے کے لئے خصوصی واٹر پروف خانے بنائے گئے تھے۔

افغانستان اور عراق کیلئے 87۔ارب ڈالر کی منظوری

امریکی کانگرس نے عراق اور افغانستان میں امریکی کارروائیوں کیلئے 87۔ارب ڈالر کی منظوری دے دی ہے۔ اس رقم کا بیشتر حصہ فوجی کارروائیوں پر خرچ ہوگا۔

بغداد میں کئی دھماکے

عراق کا دارالحکومت بغداد متعدد دھماکوں سے گونج اٹھا۔ امریکی فوجیوں پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، دیٹر بورڈ، لیمینیٹس بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل ٹریڈنگ کمپنی

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خان

فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

ڈینٹل سرجن

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس

0300-9666540

ٹیڑھے دانتوں کا فکسڈ بریسینر سے علاج کیا جاتا ہے۔

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد ستیانہ روڈ پیپلز کالونی

شام 6 بجے سے 10 بجے رات فون کلینک: 549093

مجید کلینک 3 گورونانک پورہ فیصل آباد

صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے فون کلینک: 614838

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	6۔نومبر	زوال آفتاب	11-52
جمعرات	6۔نومبر	افطار	5-18
جمعہ	7۔نومبر	انتہائے سحر	5-06
جمعہ	7۔نومبر	طلوع آفتاب	6-27

بھارت سے برابری کی بنیاد پر ڈیل چاہتے ہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہم بھارت سے پرامن تعلقات چاہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں اس سے برابری کی بنیاد پر ڈیل چاہتے ہیں۔ وہ بیجنگ میں پیکنگ یونیورسٹی میں طلبہ وطالبات سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا بھارت تنازع کشمیر کے حل میں سنجیدہ نہیں لیکن اسے یہ مسئلہ تسلیم کرنا ہوگا جبکہ ہمیں کسی دباؤ میں نہیں لایا جا سکتا ہم اپنی سالمیت کا ہر صورت میں دفاع کرینگے۔ انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر ایک حقیقت ہے جسے بھارت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ دیرینہ تنازعات بالخصوص فلسطین اور کشمیر اب بھی خطرے کا باعث ہیں۔ متنازعہ مسائل متاثرہ عوام کی خواہشات کے مطابق حل ہونے چاہئے۔ صدر جنرل مشرف نے اپنے خطاب میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے بنیادی اسباب کے ادراک کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا اس وقت یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دہشت گردی کی اصل وجوہات کیا ہیں اور ان پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے، اس حل طلب مسئلے پر توجہ نہ دی گئی تو مسلم دنیا اور مغرب میں تناؤ پیدا ہوسکتا ہے۔

پاکستان سے کشمیر واپس لئے بغیر مسئلے حل نہیں ہونگے بھارت کے وزیر خارجہ یشونت سنہا نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (آزاد کشمیر) کو واپس نہیں لیا جاتا، اس وقت تک متنازع مسائل حل نہیں ہونگے۔ ہزاری باغ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے پاکستان سے فوری بات چیت کے امکان کو مسترد کر دیا اور کہا جب تک وہ سرحد پار دہشت گردی بند نہیں کرتا، مذاکرات نہیں ہونگے، قبل ازیں دہلی میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کشمیر کو پاکستان سے واپس حاصل کرنے کے معاملے کو بہت اہمیت دیتی ہے پارلیمنٹ نے ایک قرارداد کے ذریعے عزم کیا ہے کہ پاکستان سے کشمیر کے حصے کو واپس لیا جائے گا۔

ٹیلی فون کنکشن فیس اور لائن رینٹ میں کمی وفاقی وزیر آئی ٹی اویس احمد لغاری نے ٹیلی فون کنکشن اور لائن رینٹ میں کمی کا اعلان کرتے ہوئے 6۔ارب 50 کروڑ روپے کا پیکج دیا ہے۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کام میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لائن رینٹ میں 100 روپے کی کمی کی جبکہ نئے ٹیلی فون کنکشن کے چارجز میں کمی کر کے شہری 1350 اور دیہی 500 روپے کا اعلان کیا گیا ہے۔ شہر اور دیہی علاقوں میں 1850 روپے کی یکساں شرح نافذ تھی۔ انہوں نے بتایا رات 10 بجے سے صبح 7 بجے تک لوکل کال کا دورانیہ 10 منٹ ہوگا۔ ان سب اقدامات کا اطلاق یکم دسمبر سے ہوگا۔

جمہوریت کا مستقبل روشن ہے وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کا مستقبل روشن ہے۔ اپوزیشن کو شور شرابے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ان خیالات کا اظہار انہوں نے وزیر اعظم ہاؤس میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا ہم اپوزیشن کے رویے کو برداشت کر رہے ہیں اور اس کا باریک بینی سے جائزہ بھی لے رہے ہیں۔ جمہوری اداروں میں شور شرابہ ہوتا رہتا ہے یہ جمہوریت کا حصہ ہے اور قانون سب کے لئے ایک ہے۔ ماضی میں حکومتوں نے بہت زیادہ کرپشن کی جبکہ موجودہ حکومت میں یہ شرح بہت کم ہے۔

جنوبی وزیرستان میں پاک فوج کے ساتھ جھڑپ میں دو غیر ملکی ہلاک جنوبی وزیرستان میں پاک فوج نے ایک جھڑپ میں دو مزید غیر ملکی ہلاک کر دیئے جبکہ ایک افغانستان فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ پاک فوج کے ایک مقامی افسر نے بتایا کہ اب یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ان لوگوں کا القاعدہ سے یا طالبان سے کوئی تعلق تھا یا نہیں۔ مقامی حکام کے مطابق ان لوگوں کا تعلق کس ملک سے ہے۔ ابھی یہ بھی معلوم نہیں ہوا۔ تاہم ایک بات یقینی ہے کہ وہ غیر ملکی ہیں ان کے قبضے سے 47 رائفل، دو پستول اور ایک وڈیو کیمرہ برآمد ہوا ہے۔

امید ہے برطانیہ سے تعلقات مزید بہتر ہونگے وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان برطانیہ کے ساتھ قائم گہرے اور تاریخی دوستانہ تعلقات کو انتہائی اہمیت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ تعلقات مستقبل میں مزید مستحکم ہونگے ایوان نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا پاکستان میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ پارلیمنٹ، سیاسی نمائندگان اور ادارے اپنی جگہ درست کام کر رہے ہیں اور منتخب پارلیمنٹ معاشرے کے تمام طبقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

پاکستان نے 74 بھارت نے 93 ماہی گیر رہا کر دیئے پاکستان نے خیر سگالی کے جذبہ کے تحت 74، بھارت نے 93 ماہی گیر رہا کر دیئے پاکستان میری ٹائم سیکیورٹی ایجنسی کے کمانڈر سبط حسن نے صحافیوں کو بتایا کہ یہ پاکستان کی جانب سے امن کے فروغ کے لئے اہم قدم ہے۔ پاکستانی جہاز ان ماہی گیروں کو ان کی 23 کشتیوں سمیت بھارت کی سمندری حدود تک چھوڑ آیا۔

بیت المال میں گھپلے پاکستان بیت المال نے مسلم لیگ نواز گروپ کے قائد اور سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف، سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر اور پیپلز پارٹی کی رکن اسمبلی ناہید خان کے خلاف بیت المال فنڈز کے غلط استعمال پر قومی احتساب بیورو (نیب) میں مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔

حبس بے جا کی رٹ پر فیصلہ محفوظ لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی، بنچ کے جسٹس منصور احمد نے اسے آر ڈی کے صدر مخدوم جاوید ہاشمی کی گرفتاری اور حبس بے جا کے خلاف دائر رٹ پر فریقین کے وکلاء کے تفصیلی دلائل مکمل ہونے پر فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔

جنرل مشرف مدبر سیاسی شخصیت ہیں چائنیز پیپلز پولیٹیکل کمیٹی کے سربراہ جیا کنگ نے صدر مشرف سے ملاقات کی انہوں نے اس موقع پر صدر مشرف کو عالمی سطح پر ایک مدبر سیاستدان کہا۔ انہوں نے چین کو درپیش ہر مشکل گھڑی میں حمایت اور مدد کرنے پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا۔ تبت، تائیوان یا انسانی حقوق الغرض ہر سطح پر پاکستان نے چین کا بھرپور ساتھ دیا پاکستان چین کا قابل اعتماد دوست ہے اور ہم باہمی طور پر مل جل کر کام کر رہے ہیں۔ اس موقع پر صدر مشرف نے کہا کہ پاکستان اور چین دوست ہیں اور وہ مختلف امور میں ہمیشہ ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں گے۔

مسلم کش فسادات بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے دارالحکومت لکھنؤ، میرٹھ، علی گڑھ، بریلی، بستی کوشی نگر اور آگرہ سمیت متعدد شہروں میں مسلم کش فسادات کے نتیجہ میں پورا صوبہ فرقہ وارانہ تشدد کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ کئی شہروں میں مسلمانوں پر حملے کئے گئے اور املاک نذر آتش کر دی گئیں۔

نرسری کی سہولیات

✿ پھل دار پودے، کھجور، کیلا، انگور، آم (دوسہری، نیلم چونسہ) گریپ فروٹ، مٹھا وغیرہ ☆ سایہ دار پودے، پھولدار بیلیں، باڑیں مثلاً بوگن ویلیا، جوہی بیل گلاب بیل اور دراناڈا وغیرہ۔ ☆ تازہ پھولوں سے ہار، گجرے، زیور سیٹ، بوکے، گلدستے تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمادیں نیز خوشی کے مواقع پر خوبصورت سٹیج کی سجاوٹ کروانے کیلئے تشریف لائیں، کمرہ اور کار سجانے کا انتظام بھی موجود ہے۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ 213306-215206)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

اوقات مطب

موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے

موسم سرما صبح 9 تا 2 بجے شام 4 تا 6 بجے

جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے

بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 211434-212434

فیکس: 04524-213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس: 212764 گھر: 211379

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرام سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699-214214 گھر 211971